ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of Khwaka Ghulam Fareed's Knowledge Inheritence

Shaheena BiBi
M.Phil. Scholar, Islamic Studies, KFUEIT, Rahim Yar Khan

Dr. Majid Rashid*
Assistant professor Islamic studies, KFUEIT Rahim Yar Khan

Abstract:
This article offers a detailed research review of Hazrat Khwaja Ghulam Farid, a towering figure in Islamic mysticism and spirituality, whose life and teachings continue to inspire generations. Known for his profound understanding of justice, kindness, and human love, Hazrat Khwaja Ghulam Farid embodies the qualities of a complete and exemplary human being. His thoughts on fairness and equity resonate as a universal message of ethical conduct, while his compassion for humanity underscores the essence of Sufi philosophy—a philosophy rooted in love, humility, and service. The Sufi dimensions of his personality hold a special significance. His poetry and teachings not only captivate the hearts of seekers but also serve as a source of spiritual awakening and psychological enlightenment. Through his writings, Hazrat Khwaja Ghulam Farid invites readers to embark on an inward journey toward self-discovery, connection with the Divine, and harmonious living with others. His Sufi worldview bridges the gap between the material and spiritual realms, offering a holistic approach to personal and societal well-being. Furthermore, Hazrat Khwaja Ghulam Farid's intellectual contributions represent a treasure trove of wisdom for the human world. His scholarly works and insightful reflections encompass diverse areas of knowledge, from theology to ethics, from mysticism to human psychology. They stand as a testament to his immense understanding and relentless pursuit of truth. His legacy encourages the cultivation of intellect alongside spiritual growth, offering practical guidance for navigating the complexities of life while remaining rooted in faith and moral values. In examining his life and works, this research seeks to shed light on the timeless relevance of Hazrat Khwaja Ghulam Farid's message. His contributions to justice, kindness, and love provide an enduring blueprint for fostering peace, understanding, and unity in an increasingly fragmented world.

Keywords: Sufi, Knowledge, Spirituality, Poetry

* Email of corresponding author: majid.rashid@kfueit.edu.pk

تمہیدی کلمات

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے علمی آثار کا تحقیقی جائزہ کے موضوع پر یہ ایک تحقیقی آرٹیکل ہے۔ اس میں نہایت ماہرانہ اور جامع طریقے سے یہ بات سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی تعلیمات میں تصوف کی طرف رجحان اور روحانیت کے پہلوؤں کو مدنظر میں رکھا گیا ہے، اس میں ان کے عدل وانصاف، افکار و استفسار، رحم دلی اور انسانی محبت شامل ہے جو ان کو ایک مکمل انسان قرار دیتی ہے اس کے علاوہ ان کے اُن تصوفی پہلوؤں کو بھی شامل کیا گیا ہے جن سے پڑھنے والوں کی روحانی قابلیت بڑھانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے اپنے بے بہا علمی خزانے اور تحقیق و جستجو سے عالم انسانی کو بہت بڑا خزانہ عطا کیا ہے۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ قصبہ چاچڑاں شریف جنوبی پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک نامور اور مشہور صوفی شاعر تھے۔ آپ کی پیدائش ۲۳ دسمبر ۱۸۴۵ء بمطابق ۱۲۶۱ ہجری ۲۳ محرم الحرام بروز منگل ہوئی۔

سلطان العاشقین، عظیم صوفی شاعر، تعظیم واجلال کے مستحق، جید عالم دین، روشن کردار، کمال درجہ کے انسان، منفرد دولتِ افکار اور ایک صوفی بزرگ جو ایک مینار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ زندگی کی ہر شریعت کے امور پر کاربند رہتے۔ آپ نے اپنی زندگی کو ہر رخ سے جیا اور اس بات کو رد کر دیا کہ صوفیا کرام تارک دنیا یعنی صوفی دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ نے اپنی وسیع النّظری اور وسعت نظری سے دین اسلام کا رخِ روشن آشکارا کیا۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے دنیاوی و دینی تعلیم حاصل کی۔ اس سے آپ کے کلام میں نکھار پیدا ہوا۔ آپ کی تفسیر، تشریحات اور تاویلات نے دنیا کو حیران کیا۔ آپ نے قدیم سے قدیم زبان سے لے کر جدید علم تک دسترس حاصل کی۔ آپ کو بیک وقت ایک جیّد عالم، صوفی، شاعر، عالم، عبادت گزار، صاحب فکر، حلیم الطبع، صاحبِ فکر انسان، تصوف، اور ولایت کا خلاصہ جامع کہا جا سکتا ہے۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا ماضی یہ ہے کہ آپ کے آباؤاجداد سندھ کے فاتحین کے ساتھ عرب سے سندھ میں داخل ہوئے، آپ کے آباؤاجداد میں سے حضرت مالک بن یحیٰی نے ہی پاکستان کی سرزمین میں سندھ کا انتخاب کیا[1] اور شہر ٹھٹہ کو رہنے کے لیے پسند کیا اور دین اسلام کی تبلیغ اور نشرواشاعت کرنے کے لیے اس شہر کو اپنا مرکز بنایا۔ اور اپنے روشن کردار کے ذریعے اسکو آگے بڑھایا۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا سلسلہ نسب چشتیہ نظامیہ کے مشہور بزرگوں میں ہوتا ہے۔[2]

شیخ حسینؒ جو حضرت خواجہ فریدؒ کے آباؤاجداد میں سے تھے۔ والدہ محترمہ شیخ حسینؒ ایک مقامی مکرانی قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ پیار سے اپنے بیٹے کو "پریا" پکارا کرتی تھیں۔ جب ان کے ہاں فرزند کی پیدائش ہوئی تو "کور" ان کا نام رکھا گیا۔ اس لیے کور کی وجہ سے لفظ "کوریجہ" وجود میں آیا۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا تاریخی نام خورشید عالم رکھا گیا۔ آپ کے والد خواجہ خدا بخشؒ عرف محبوب الٰہی تھے۔ آپ کا نام مشہور صوفی بزرگ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کے نام پر رکھا گیا۔[3] حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے بھائی، بزرگ اور مرشد خواجہ فخر جہاںؒ کی ولادت باسعادت ۲۷ سال قبل 1234ھ میں ہو چکی تھی۔ آپ کے مرشد اور آپ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ فخر جہاںؒ کا خطاب فخر الاولیاء تھا۔[4]

آپ کے والد خواجہ خدا بخش الہیؒ خواجہ محمد عاقلؒ کے بیٹے تھے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے بزرگوں کے ایک مرید مٹھن خان جتوئی تھے جن کے نام سے کوٹ مٹھن قصبہ آباد ہوا۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی عمر چار برس ہی ہوئی تھی کہ والدہ محترمہ حضرت عائشہ بی بیؒ وفات پا گئیں۔[5] حضرت خواجہ غلام فریدؒ صاحبِ بصیرت اور پاکیزہ صورت و سیرت کے صوفی شاعر تھے۔ جب خواجہ غلام فریدؒ کی عمر مبارک چار برس ہوئی تو آپ زبان سے صحیح الفاظ بول سکتے تھے تو آپ کے بڑے بھائی حضرت فخر جہاںؒ نے رسم بسم اللہ ادا کرنے کے لیے والد محترم سے اجازت لی۔ اجازت ملتے ہی سبق پڑھانے کے لیے چھوٹے چچا جان خواجہ تاج محمودؒ صاحب کا انتخاب کیا گیا۔ خواجہ غلام فخر الدینؒ ایک نیک دل، اعلیٰ پائے کے عالم دین اور درویش صفت انسان تھے۔ ان سے محبت کا اظہار آپ نے اپنی بہت ساری شاعری اور کافیوں میں کی تھی۔

حضرت محبوب الٰہیؒ کے انتقال پر نواب آف بہاولپور فتح خان والی ریاست بہاولپور بہت زیادہ غمگین تھے انہوں نے فخر جہاںؒ صاحب کو یہ عرضی بھیجی کہ صاحبزادہ کو میرے پاس بھیجا جائے۔ تاکہ پیر زادہ کو دیکھ کر دل بہل جائے۔[6] حضرت خواجہ غلام فریدؒ کو ڈیرہ نواب صاحب بھجوا دیا گیا اور وہاں آپ کی تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا جن اساتذہ کی سرپرستی میں آپ نے روحانی تعلیم و تربیت حاصل کی اور تفسیر، حدیث، فقہ اور دوسرے علوم حاصل کیے۔ خواجہ غلام فریدؒ کے علمی نسخوں نے بہت زیادہ شہرت حاصل کی ہے اور ان کے سرائیکی زبان کے دیوان اعلیٰ رنگ کے ہیں آگے چل کر انہی اساتذہ کو علوم کی باریکیوں سے آگاہ کیا۔ پھر ان کے ہمراہ درس و تدریس میں شامل ہو گئے۔ جب آپ کی عمر مبارک ۱۳ برس تھی تو حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے بڑے بھائی جو کہ ایک روحانی شخصیت تھے ان کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی۔ آپ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ والدین کا انتقال ہو گیا اور آپ کی تربیت کی تمام ذمہ داری حضرت فخر جہاںؒ پر آ گئی۔ آپ نے اسکو بہت ہی بہترین اور عمدہ طریقے سے نبھایا اور حضرت فخر جہاںؒ آپ سے پورے 27 برس بڑے تھے، اس لئے بعض معاملات میں آپ پر سختی بھی رواں رکھتے تاکہ آپ ان سے روحانی فیض حاصل کریں۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ اپنے مرشد و بھائی کے حلقہ میں داخل ہو گئے اور آسمان و زمین نے ایسے مرشد و مرید کم دیکھے ہوں گے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے سرائیکی دیوان جو کہ 271 کافیوں پر مشتمل ہے۔ ان سے بے پناہ محبت و عقیدت کا اظہار جا بجا ملتا ہے۔ کہیں پر پیر، کہیں پر مرشد اور کہیں گُرو کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔[7]

حضرت فخر جہاںؒ نے بھی ایک موقع پر فرمایا:

"اگر روز قیامت پروردگار عالم مجھ سے پوچھے گا تو میں فریدؒ کو پیش کروں گا" جب حضرت خواجہ غلام فریدؒ 27 برس کے تھے تو اپنے مرشد فخر جہاںؒ سے روحانی ریاضت حاصل کر چکے تھے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ فخر جہاںؒ کی وفات سے ایک خلا پیدا ہو گیا اور ان کی خانقاہی ذمہ داریوں کی تمام تر ذمہ داری حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے کاندھوں پر منتقل ہو گئیں۔ اس سے آپ کے اندر کی دنیا میں کشمکش شروع ہو گئی۔ ایک طرف تو مخلوق خدا کی رہبری نصیحت و تربیت، صاحب بصیرت، خانقاہ کی خبر گیری رکھنا تھیں۔[8] دوسری طرف دنیا سے دوری، لاتعلقی کا جذبہ تھا۔ اس وجہ سے وہ پریشان تھے۔ مگر وہ مزید ذکر و اذکار، روحانی معاملات تجربات کرنا چاہتے تھے۔ اقرباء سے دوری اختیار کرتے ہوئے چولستان میں رہنے کو فوقیت دی۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ 18 سال تک ریگستان و بیاباں

میں رہے اور محبوبِ مجازی کے ساتھ ساتھ محبوب حقیقی بھی ملا اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ مرتبہ و منصب حاصل ہوا کہ جس کے طفیل سے بندگان خدا کو فیض یاب ہونے کا مرتبہ حاصل ہوا۔[9]

حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے 271 کافیوں میں بہت جگہ پر روہی کی تعریف بیان کی ہے۔ روہی میں موجود پھولوں کا ذکر کیا ہے اور اس کے بیل بوٹے درخت، جانور، پرندے، اور درندوں کا ذکر کیا ہے اور حضرت خواجہ غلام فریدؒ کو ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کے رنگ نظر آئے ہیں اور ہر چیز میں خدائے واحد کو تلاش کرتے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے کہ خواجہ غلام فریدؒ کے دل میں روہی بس گئی ہے۔ اللہ والوں کو یوں تو پہاڑ بھی بہت پسند ہوتے ہیں لیکن حضرت خواجہ غلام فریدؒ کو ریگستان والی زمین یعنی روہی پسند ہے۔ پہاڑ اللہ کے جلال اور ہیبت کی علامت ہیں اور ریگستان اللہ تعالیٰ کی خوبصورتی اور لطیف احساس کا اظہار ہے۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ نہ صرف خود شریعت پر سختی سے عمل کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی اس پر چلنے کا فرماتے تھے۔ حضرت خواجہ غلام فرید نے بچپن میں جن اساتذہ سے سبق حاصل کیا ان اساتذہ کو اپنے علم سے بہت زیادہ متاثر کیا اور اپنے علم کے جوہر دکھائے۔ حضرت مولانا شاکر، مولانا محمد مسلم نے خواجہ صاحب سے کیمائے سعادت، جواہر جلالی، کشکول کلیمی، عوارف المعاروف، فصوص الحکم، لوائح جامی اور بہت ساری دوسری کتب پر اپنے اساتذہ کرام سے گفتگو جاری رہتی تھی۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا ایک بڑا حصہ سیر و سیاحت میں گزرا انہوں نے چولستان میں ایک لمبا عرصہ گزارا اس کے علاوہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ 1880ء میں مرواڑ کے راستے اجمیر شریف کے سفر پر گئے تھے۔ حضرت خواجہ فریدؒ حج سے سفر سے واپسی کے بعد ماہ اگست اور ستمبر 1880ء میں مرواڑ کے راستے اجمیر شریف گئے تھے۔ اہم شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور انکے تاثرات بھی جانے۔

قدیم اور جدید کوٹ مٹھن کا قیام:

خان جتوئی نے جو شہر "کوٹ مٹھن" آباد کیا تھا۔ وہ کم و بیش 140 برس تک قائم رہا۔ اسکے بعد 1862 جولائی میں اسکو سیلاب کھا گیا۔ جس کی وجہ سے کوٹ مٹھن دریا برد ہو گیا۔ اسکے بعد 1865 میں نیا کوٹ مٹھن بنانے کا منصوبہ بنایا گیا۔ اور نیا کوٹ مٹھن پرانے کوٹ مٹھن سے 5 میل دور بنایا گیا۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی نظم و نثر کا تعارف

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری کو ان موضوعات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1. توحید عشق حقیقی
2. محبت رسول ﷺ
3. خدمت خلق
4. فطرت کی منظر کشی[10]

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری آسمان کی بلندیوں کو چھوتی ہے آپ کے کمالات و خیالات نیک اور بلند ہیں آپ کی تصنیف تک رسائی اہلِ علم ہی رکھتے ہیں عام لوگوں تک ان کی رسائی نہیں ہے۔[11] حضرت خواجہ غلام فریدؒ گہرے مفہوم کو پہچاننے کے لیے منظر

کشی کر کے علامات کا استعمال کرتے ہیں جو ایک بہت بڑی خوبی ہے اور حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے منظر کشی کر کے ہر چیز کو ایک ہی نظر سے پرکھا کہ اس میں خدائے بزرگ برتر کی جھلک نظر آتی ہے۔ انہوں نے وحدت الوجود (وجود کی وحدت) اور وحدت الشہود (ظاہر پرستی) میں فرق بیان کیا ہے اور محبت اور بے حد عقیدت کی اہمیت بتانے کے لیے تشبیہات اور استعارے استعمال کیے ہیں۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی تحریروں، پیغامات اور شاعری کو صوفی ادب میں سب سے بڑی تخلیقات تصور کیا جاتا ہے۔

سرائیکی صوفیانہ کلام و شاعری میں حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری سراپا تصوف ہے۔ آپ کی شاعری روح میں اتر جاتی ہے حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری میں کافی کی صنف خاصی مشہور ہے۔ آپ کافی کے بادشاہ و شاعر تصور کیے جاتے ہیں آپ کا کلام ظاہری اور باطنی دونوں خوبیوں سے مرقع ہے۔ آپ کو ہر منظر میں خدا کی محبت، تخلیق نظر آتی تھی اور خواجہ غلام فریدؒ عشق حقیقی میں ڈوبے ہوئے تھے اور عشق کی عظمت و بلندی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمام کائنات کی تخلیق کے پیچھے عشق کا جذبہ کار فرما ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عشق ہی وہ جذبہ ہے جو انسان کو کامیابیوں کی طرف لے جاتا ہے اور انسان وہ راز بھی جان لیتا ہے جو کبھی وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ حضرت غلام فریدؒ کو دنیاداری نہیں بھاتی تھی۔ وہ سب سے دور چولستان میں رہنے لگے اور وہاں کے جانور، درخت، چرند پرند، ریت کے ٹیلے، ریت کے ذرے، مساگ، سرخی پاؤڈر سب سے آپ کو پیار تھا۔ وہاں کے لوگوں کے لیے آپ کا دل دھڑکتا تھا آپ نے اپنے روحانی تجربات کو شاعری کی زبان دی۔ آپ شاعری، تصوف، محبت اور معرفت کے خزانوں سے مالا مال تھے۔ آپ نے اپنے احساسات لوگوں تک پیش کیے ہیں۔ جس قوم میں آپ جیسے شاعر صوفی بزرگ شاعر موجود ہیں اس قوم میں باہمی الفت و محبت، بھائی چارا، عشق حقیقی کا نہ ہونا تعجب کا موجب ہے۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری لاکھوں دلوں کی زینت ہے۔ آپ ایک انقلابی شاعر بھی ہے اور آپ نے انگریزوں کے استحصال کو بھی ختم کرنے کے لیے کہا اور اس کے علاوہ لوگوں کو غلط معلومات اور ورغلانے والے ملاؤں پر بھی تنقید کرتے۔ آپ کی شاعری سرائیکی خطے کا حسن ہے اور سرائیکی کی ثقافت کو اجاگر کرتی ہے آپ نے اپنی شاعری میں محبت، اخلاص اور بھائی چارے کا درس دیا ہے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کو ہفت زبان شاعری بھی کہا جاتا ہے لیکن آپ نے زیادہ تر شاعری سرائیکی زبان میں کی ہے اور روہی کے تمام خوبصورت مناظر کو اجاگر کیا۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کو سرائیکی زبان کا بے بدل شاعر تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ 150 سال گزرنے کے بعد بھی سرائیکی شاعری وسیب کے دلوں پر راج کر رہی ہے۔ آپ کی شاعری تصوف اور معرفت کے خزانے سے مالا مال ہے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ سرائیکی زبان بولنے والوں کے روحانی بادشاہ ہیں اور آپ کی شاعری لاکھوں دلوں پر راج کرتی ہے۔ آپ کی شاعری لوگوں کو مسخر کرتی ہے اور آپ کی شاعری جینے کا پیغام دیتی ہے، عشق الٰہی کی طرف متوجہ کرتی ہے آپ کے کلام میں رنگ، روشنی، چاشنی اور مٹھاس ہے۔ اور آپ عشق رسول ﷺ میں ڈوب جاتے تھے۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ فطرت کی منظر کشی کر کے بیان کرتے ہیں کہ یہ مناظر خدا کا نور ہے اور روہی کے منظر کشی کر کے اس کی خوبصورتی کو ابھارتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کی شاعری میں سسی پنو، ہیر رانجھا کی داستانوں کو استعاروں اور تشبیہات کے ذریعے اجاگر کیا گیا ہے۔ خواجہ غلام فرید روہی کے حسن میں کھو جاتے تھے بادل، ہوا، بجلی کی چمک، ہوا کے لمس میں کھوئے رہتے اور خلق حقیقی کو ان میں تلاش کرتے رہتے ہیں۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے سرائیکی اور فارسی کی اپنی کافیوں میں تصوف کی رنگ شامل کر

کے اس کی شہرت کو بقائے دوام بخشا۔ سرائیکی زبان پر حضرت خواجہ غلام فریدؒ کو اس قدر دسترس حاصل تھی کہ انہوں نے 271 کافیوں کا دیوان مرتب دے دیا اور اس میں اس قدر حسن بکھیرا، عشق حقیقی کا امتزاج بکھیرا کہ کوئی اس کے قریب نہیں پہنچ سکتا۔ آپ کا کلام ہر خاص و عام میں یکساں مقبول معروف ہے، آپ کے کلام میں سوز و گداز، عشق و مستی، ہجر و فراق اور اللہ کے لیے فنا ہونا ہے کلام فریدؒ کے مطابق:

پل پل سول سوایا ہے	جی مفت ڈو کھاوچ آیا ہے
دور گیا منظور دلی دا	تن من دھن ہے مال جیندا
انشاءاللہ ڈھولن ملم چھیندا	درداں سخت ستایا ہے

حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے اپنی شاعری میں الفاظ کا جادو جگایا کہ دل و دماغ میں کافیوں کی دھنک دور دور تک محسوس ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے الفاظ میں سمندر کی سی روانی محسوس ہوتی ہے اور ان کی کافیوں میں گلاب کی مہک چار سو پھیلی ہوئی ہے، ان کا کلام صوفیانہ عکس نظر آتا ہے۔ نمونہ کلام درج ذیل ہے:

میڈا عشق وی تو میڈا یار وی توں[12]	میڈا دین وی تو ایمان وی توں
میڈا جسم وی تو، میڈی روح وی توں	میڈا قلب وی توں
جند جان وی توں	میڈا، کعبہ، قبلہ، مسجد، منبر
مصحف تے قران وی توں	میڈے فرض فریضے، حج زکا تاں
صوم، صلوٰۃ، اذان وی توں	میڈا زہد، عبادت، طاعت، تقویٰ
علم وی تو عرفان وی توں	میڈا ذکر وی توں، میڈا فکر وی توں
میڈا ذوق وی تو وجدان وی توں	میڈا سانول، مٹھڑا شام سلوناں
من موہن جانان وی توں	میڈا مرشد ہادی پیر طریقت

شیخ حقائق دان وی توں

حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے اعلیٰ پائے کی شاعری کی ہے اور ہر شعر کو سنگ مرمر کی طرح تراش کر کے انمول کر دیا ہے۔ ان کے الفاظ اور زبان کی سج دھج اس طرح ہے کہ جیسے سچے موتی ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں، حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے کلام کے مطابق:[13]

بن دلبر اہیں کر کر	کئی راتیں ڈتم سحر کا
او ہو روہی راوے رلدی	نت قدم قدم نے بھلدی
کڈیں تھک بہندی کڈی چلدی	ہن ساول یار وہر کر

کڈ نیتو جھوک پریرے دل درو دالا یم دیرے

ڈسے روٹی ہاں دے بیرے پیواں پانی خون جگر کر

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے کلام میں لہجے کی حلاوت، نرم مزاجی، عجب رنگ بو نظر آتی ہے کہ ان کی شاعری میں ایک درد محسوس ہوتا ہے۔ جب آپ کافیاں لکھتے تو وجد میں آجاتے اور ایسے ایسے کمالات دکھاتے اور عشق حقیقی میں کھو جاتے تھے۔ آپ کی شاعری شہرہ آفاق شاعری ہے، آپ کے کلام میں سوز و گداز، عشق و مستی ادب لطیف کا سرمایہ ہے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے انسانوں کو بھلائی کا راستہ دکھایا اور اپنے بہترین کردار کے ذریعے لوگوں کو صراط مستقیم پر چلانے کی ترغیب دی اور توحید کے سچے راستے پر گامزن کیا۔ آپ نے ظلم کا خاتمہ کیا اور سب کو برابری کا سبق دیا اور صرف اور صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا اور اپنی تبلیغ کے ذریعے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھایا اور اپنی سیرت و کردار کے ذریعے انسانوں کو نیک انسان بننے کی ترغیب دی، آپ ظاہری عبادت پر بھی زور دیتے تھے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے صنف کافی کو وہ عروج بخشا کہ آج کوئی بھی اس صنف میں اپ کی گرد کو نہیں پا سکا۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کہتے ہیں کہ اے اللہ میں تیرے در پر آگیا ہوں اور جو تیرے سامنے سر بسجود ہوں، اس نے تجھ کو پالیا اور اللہ ہی انسانوں کو ہدایت دینے والا ہے فرمان نبوی ہے:

"اگر جھک جانے سے تمہاری عزت گھٹ جائے تو قیامت کے دن مجھ سے لے لینا۔"[14]

خلاصہ و نتائج:

آرٹیکل کا موضوع "حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے علمی آثار کا تحقیقی جائزہ" ہے جس میں تحقیق کے مراحل طے کر کے اس سے استفادہ حاصل کرنے کی کاوش کی گئی ہے۔ یہ آرٹیکل حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے علمی، تبلیغی اور اصلاحی آثار کا تحقیقی جائزہ پیش کرنے کے لیے تحریر کیا گیا ہے۔ آپؒ کی شخصیت اسلامی تاریخ میں علم، حکمت، تصوف، اور انسانیت کی محبت کا ایک روشن مینار ہے۔ آج کے دور میں، جب اخلاقی اور سماجی برائیاں بڑھ رہی ہیں، حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی تعلیمات ہمارے لیے مشعل راہ بن سکتی ہیں۔ ایک اسلامی معاشرے کا فرد ہونے کی حیثیت سے یہ سوچنا ضروری ہے کہ اگر ہم حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی تعلیمات پر عمل کریں، تو نہ صرف انفرادی سطح پر ہماری اصلاح ہو سکتی ہے بلکہ معاشرتی طور پر بھی مثبت تبدیلیاں رونما ہو سکتی ہیں۔ آپؒ کی تعلیمات انسان کو روحانی اور اخلاقی بلندیوں پر لے جانے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور ان کی روشنی میں معاشرے کی بڑھتی ہوئی برائیوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ آپؒ کی نصیحتیں انسان کے دل و دماغ کو بدلنے کی طاقت رکھتی ہیں، اور یہ تبدیلی صرف ایک فرد تک محدود نہیں رہتی بلکہ پورے معاشرے پر اثر ڈالتی ہے۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی تبلیغی اور اصلاحی خدمات میں انسان کو اپنی ذات کی پہچان کروانے، اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے، اور دنیاوی فریب سے نجات دلانے کے اصول شامل ہیں۔ آپؒ کا کلام ایک مکمل تربیتی نصاب کی حیثیت رکھتا ہے جو زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔ ان کے پیغام میں محبت، اخوت، انصاف، اور صبر جیسے اوصاف کو فروغ دیا گیا ہے، جو ایک صالح معاشرہ قائم کرنے کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

آج کے دور کی ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی خدمات کا تحقیقی جائزہ لیں اور ان سے استفادہ حاصل کریں۔ آپؒ کے افکار اور کلام کو تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ طلباء میں اسلامی تربیت کا شعور پیدا کیا جاسکے۔ نصاب میں آپؒ کی کتاب کو شامل کرنے سے نہ صرف نئی نسل کو اخلاقی اصولوں کی تعلیم دی جاسکتی ہے بلکہ انہیں تصوف اور روحانیت کی حقیقی روح سے روشناس کروایا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، آپؒ کے پیغام کو جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ امت مسلمہ میں شعور اجاگر ہو۔ آپؒ کے افکار کو تحقیقاتی کانفرنسز، سیمینارز، اور ورکشاپس کے ذریعے پھیلایا جائے تاکہ علمی و فکری میدان میں آپؒ کی خدمات سے پوری دنیا فائدہ اٹھاسکے۔

سفارشات:

دین اسلام کے ابتدائی دور میں تبلیغ اور نشرواشاعت کی ذمہ داری نبھانے کے لیے دنیا میں ہجرت کر کے بہت سے حضرات اپنے آباؤاجداد کے ساتھ کسی نہ کسی سرزمین کو اپنا مسکن بنایااوردینِ اسلام کی روشنی کو اپنے علم و عمل اور روشن کردار کے ذریعے آگے بڑھائی۔ انہی حضرات میں سے ایک حضرت خواجہ غلام فرید ہیں۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے بہت زیادہ ماننے والے ان سے عقیدت رکھنے والے موجود ہیں، ان کی روح کی تسکین کے لئے ادبی، علمی، بیانی، ثقافتی اور تحقیقی جرائدورسائل اور کتب مہیا کی جائیں۔ تاکہ ان سے محققین فائدہ حاصل کر سکیں اور حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی تعلیمات کو جان کر اپنی زندگی کا لائحہ عمل طے کریں۔ آج کی دنیا میں جو انتہا پسندی، برداشت نہ کرنا، امن و امان کی صورتحال کا مقابلہ صرف اور صرف صوفیا کی انسان دوستی کی تعلیمات کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے اس طرح کے کلام پر ریسرچ سکالرز، محققین اور تجزیہ نگاروں نے مختلف ادوار میں کام تو کیا ہے لیکن آپ کے نثری کام کی طرف مفکرین و محققین نے بہت کم وقت دیا ہے، اس لیے طالب علم نظم و نثر کی طرف نظر کرم فرما کر اس پر بہت اچھا کام کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے سرائیکی کلام بنامِ دیوان فرید پر فکری اور نظری موضوعات پر طالب علم کام کر کے اس کو اور اچھا بناسکتے ہیں۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے نظریات وافکار جو ان کے نظم و نثر میں موجود ہیں اس پر بھی آگے بہت کام ہو سکتا ہے ان کے دروس اور نتائج پر طالب علم کام کرسکتے ہیں، ان کی سیاست و ثقافت سے، آپ کے افکار و نظریات پر کیا کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں، ان پر بہت سے علمی اور تحقیقی کام کیے جاسکتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کے فکری ماخذ پر بھی کام کیا جاسکتا ہے۔

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

[1] محمد حسیب القادری،سیرت حضرت خواجہ غلام فرید ،لاہور،اکبر بک سیلرز،ص11
Muhammad Hasib-ul-Qadrī, Sirat Khawaja Ghulam Farid, Lahore, Akbar Booksellers, p.11

[2] محمد حسیب القادری،سیرت حضرت خواجہ غلام فرید ،لاہور،اکبر بک سیلرز،ص15
Muhammad Hasib-ul-Qadrī, Sirat Khawaja Ghulam Farid, Lahore, Akbar Booksellers, p.15

[3] مجاہد جتوئی،خواجہ غلام فرید،خواجہ فرید چیئر اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور،ط2021،ص7
Mujahid Jatoī, Khwaja Ghulam Farid, Khwaja Farid Chair Islamia University of Bahawalpur, Q 2021, p.7

[4] شیخ،سعید احمد،مرشد من،ظہور دھریجہ،20اگست2022
Sheikh, Saeed Ahmed, Murshid Man, Zahoor Dharija, 20 August 2022

[5] مجاہد جتوئی ،خواجہ غلام فرید ،خواجہ فرید چیئر اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور ،ط2021 ،ص9
Mujahid Jatoi, Khwaja Ghulam Farid, Khwaja Farid Chair Islamia University of Bahawalpur, Q 2021, p.9

[6] مجاہد جتوئی ،خواجہ غلام فرید ،خواجہ فرید چیئر اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور ،ط2021 ،ص9
Mujahid Jatoi, Khwaja Ghulam Farid, Khwaja Farid Chair Islamia University of Bahawalpur, Q 2021, p.9

[7] مجاہد جتوئی ،خواجہ غلام فرید ،خواجہ فرید چیئر اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور ،ط2021 ،ص11
Mujahid Jatoi, Khwaja Ghulam Farid, Khwaja Farid Chair Islamia University of Bahawalpur, Q 2021, p.11

[8] مجاہد جتوئی ،خواجہ غلام فرید ،خواجہ فرید چیئر اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور ،ط2021 ،ص12
Mujahid Jatoi, Khwaja Ghulam Farid, Khwaja Farid Chair Islamia University of Bahawalpur, Q 2021, p.12

[9] جناب ابو سعید محمد انور صاحب، گوہر شب چراغ،لاہور نیو آرٹ پرنٹنگ ورکس،12اگست1919،ص16
Mr. Abu Saeed Muhammad Anwar Sahib, Gohar Shab Chirag, Lahore New Art Printing Works, 12 August 1919, p.16

[10] مجاہد جتوئی ،خواجہ غلام فرید ،خواجہ فرید چیئر اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور ،ط2021 ،ص21
Mujahid Jatoi, Khwaja Ghulam Farid, Khwaja Farid Chair Islamia University of Bahawalpur, Q 2021, p. 21

[11] حضرت خواجہ غلام فرید ،مترجم مجاہد جتوئی،حیات المحبوب) مناقب محبوبیہ (لاہور،سویرا آرٹ پریس،دسمبر2005 ،ص78
Hazrat Khwaja Ghulam Farid, translated by Mujahid Jatoi, Hayat al-Mahboob (known as Mehboobiya), Lahore, Sawira Art Press, December 2005, p. 78.

[12] مجاہد جتوئی،دیوانِ فرید بالتحقیق،فکشن ھاؤس لاہور،ط2014،ص369
Mujahid Jatoi, Dewan-i-Farid Bil-Haqqiq, Fiction House Lahore, 2014, p. 369

[13] مجاہد جتوئی،دیوانِ فرید بالتحقیق،فکشن ھاؤس لاہور،ط2014،ص107
Mujahid Jatoi, Dewan-e-Farid, Fiction House, Lahore, 2014, p. 107

[14] صحیح مسلم:784
Sahi Muslim: 784